https://farid.ps/articles/israel_the_nadir_of_humanity/ur.html

انسانیت کا سب سے نچلا مقام: غزہ کی گواہی

انسانیت کے ظلم و ستم کے طویل اور خون میں لتھڑے ریکارڈ میں، غزہ میں جاری وحشت سے ملتا جلتا کوئی لمحہ نہیں۔ یہ جنگ نہیں — یہ **اخلاقی نظام کا خاتمہ** ہے۔ ہسپتال پھانسی گھر بن گئے ہیں۔ بچوں کے اعضاء بغیر اینستھیزیا کے کاٹے جا رہے ہیں۔ مریض اپنے ہسپتال کے بستروں میں زندہ جلائے جا رہے ہیں۔ یہ حادثات نہیں۔ یہ "ضمنی نقصان" نہیں۔ یہ **انسانیت کے خلاف جرائم** ہیں، جو ایک ایسی ریاست کی طرف سے جان بوجھ کر کیے جا رہے ہیں جو بے گناہی سے بہادر ہو چکی ہے اور عالمی خاموشی سے محفوظ ہے۔

19 سالہ شابان الدلو کی تصویر — IV سے بندھا ہوا، الاقصیٰ شہداء ہسپتال کے بستر پر زندہ جل کر مر رہا — کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ یہ ایک چیخ ہے۔ ایک واحد، جلتی ہوئی فریم جو ڈاکٹروں، نرسوں اور زندہ بچ جانے والوں کی اس التجا کی تصدیق کرتی ہے کہ دنیا دیکھے: غزہ کے ہسپتال اب دیکھ بھال کے پناہ گاہ نہیں رہے — وہ **قتل عام کے تھیٹر** بن گئے ہیں۔ شابان کوئی جنگجو نہیں تھا۔ وہ کوئی خطرہ نہیں تھا۔ وہ ایک نوجوان، طالب علم، مریض تھا — جہاں لیٹا تھا وہیں جلا دیا گیا۔ **یہ ڈیزائن کردہ ظلم ہے۔**

الاہلی عرب ہسپتال اکتوبر 2023 میں بمباری کا نشانہ بنا، ایک ہی دھماکے میں **100 سے 471 افراد** ہلاک ہوئے۔ الشفاء، ناصر اور دیگر طبی مراکز کی تباہی اس کے بعد ہوئی۔ یہ ہسپتال — جو کبھی صبر و تحمل کی علامت تھے — اب کھنڈر بنے پڑے ہیں، ان کے آپریشن تھیٹر خاموش، راہداریاں راکھ اور جسم کے ٹکڑوں سے بھری ہوئیں۔ سرجن چھوٹے بچوں کے اعضاء **درد کش ادویات کے بغیر** کاٹنے پر مجبور ہیں، کیونکہ اینستھیزیا روک دی گئی ہے۔ یہ جنگ نہیں۔ یہ **نظاماتی وحشت** ہے، جو سب سے کمزوروں کو نشانہ بناتی ہے۔

غزہ کے لوگ **نسل کشی کی مہم** برداشت کر رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کو بندوق کی نوک پر مریض چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے بجلی کے بغیر انکیوبیٹرز میں سڑتے ہوئے مر جاتے ہیں۔ عارضی خیموں میں منتقل کیے گئے خاندان نیند میں بموں سے صفحہ ہستی سے مٹا دیے جاتے ہیں جو ان کی جانوں سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں ان کے جلادوں کی نگاہ میں۔ بھوکے لھانا حاصل کرنے کی کوشش میں گولیوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ یہ فوجی حکمت عملی نہیں — یہ **زندگی ہی کو نشانہ بنانا** ہے۔ یہ نہ صرف قتل کرنے بلکہ **ایک قوم کو جسم و روح سمیت مٹانے** کی کوشش ہے۔

بین الاقوامی قانون مبہم نہیں۔ پھر بھی اسرائیل، ہمیشہ کی متاثرہ شناخت کے افسانے سے مسلح اور طاقتور اتحادیوں کی ملی بھگت سے مضبوط، ان قوانین کی کھلم کھلا توہین کرتا ہے۔ **دو سالوں میں 65,000 سے زائد فلسطینی ذبح کیے جا چکے ہیں**— ان میں سے نصف کے قریب بچے۔ یہ اعداد و شمار نہیں۔ یہ نام، چہرے، کہانیاں — راکھ میں تبدیل۔ یہ دنیا کے ضمیر پر خون کے داغ ہیں۔

اور اس تشدد کی مشینری کے نیچے چھپا ہے **سیمسن آپشن** — اسرائیل کی جوہری جوابی کارروائی کی پردہ دار عقیدہ۔ یہ عقیدہ نہ صرف فوجی پسندی بلکہ **اخلاقی عدمیت** کی نشاندہی کرتا ہے: ایک ایسی ریاست جو اپنی بے گناہی سے اس قدر مست ہے کہ اگر کونے میں دھکیلی جائے تو عالمی تباہی کی دھمکی دیتی ہے۔ یہ سیکیورٹی نہیں۔ یہ **قیامتی بلیک میل** ہے۔

کچھ اسے "خود دفاع" کہتے ہیں۔ لیکن کوئی خطرہ، کوئی یاد، کوئی صدمہ کھانا روکنے، امدادی کارکنوں پر بمباری کرنے یا سرجنوں کو بچوں کو بغیر اینستھیزیا کے کاٹنے پر مجبور کرنے کا جواز نہیں دیتا۔ کوئی حساب، کوئی سیاق، کوئی وجہ اسے قابل قبول نہیں بناتی۔ یہ **وہ ہے جو ایک ریاست بن جاتی ہے جب وہ سمجھتی ہے کہ وہ فیصلے سے ماورا ہے۔**

شابان الدلو کی تصویر — انفارمیٹکس کا ایک نوجوان طالب علم، اپنے ہسپتال کے بستر پر زندہ جلا — ظلم کی شہادت سے زیادہ ہے۔ یہ **انسانیت کے ضمیر پر نفسیاتی حملہ** ہے۔ یہ زخم نہ صرف فلسطینیوں بلکہ ہر اس شخص کو پہنچایا گیا جو دیکھنے پر مجبور ہے جو کوئی انسان کبھی نہ دیکھنا چاہے۔ اور پھر بھی غم و غصہ تصویر پر نہیں — **اس تصویر کا سبب بننے والے جرائم** پر ہونا چاہیے۔

ہم کنارے پر کھڑے ہیں۔ اگر ہم اس برائی کا نام نہیں لے سکتے، اگر ہم اسے بغیر کسی شرط یا تلمیح کے مسترد نہیں کر سکتے، تو ہم نے نہ صرف غزہ کھو دیا — **ہم نے خود کو کھو دیا۔**

انصاف کا مطالبہ

کوئی غلط فہمی نہ ہو: یہ صرف نوحہ نہیں۔ یہ بدلہ کا مطالبہ ہے — قانون کے ذریعے، سچائی کے ذریعے، بین الاقوامی فیصلے کے ذریعے۔

اس تباہی کی مہم میں حصہ لینے والا ہر فرد — ہر پائلٹ جس نے ہسپتال بمباری کیا، ہر افسر جس نے محاصرہ کا حکم دیا، ہر فوجی جس نے زخمیوں کو مورفین سے انکار کیا یا بھوکے شہریوں پر گولی چلائی — ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ ریاست کے فوجیوں کے طور پر نہیں۔ بلکہ **جنگی جرائم کے مرتکب** کے طور پر۔

اس میں شامل ہیں:

- **اسرائیلی فضائیہ** کے ارکان جنہوں نے شہری ڈھانچے پر بمباری کی۔
- فوجی افسران جنہوں نے **ہسپتالوں اور مہاجر کیمپوں پر محاصرے** کی قیادت اور نافذ کی۔
- فوجی اور محافظ جو **تشدد، بھوک اور پھانسیوں** کو آسان بناتے یا انجام دیتے رہے۔
- سیاسی رہنما جنہوں نے ان جرائم کو **منظور، جواز یا چھپایا**۔

ان میں سے ہر ایک کو **نامزد، گرفتار، تفتیش اور مقدمہ چلایا** جانا چاہیے۔ جہاں ثبوت موجود ہوں — یا جہاں اعترافات دیے جائیں — انہیں **ہیگ میں بین الاقوامی فوجداری عدالت** کے سامنے لایا جائے، جہاں انصاف قوم پرستی کے سامنے نہیں بلکہ **خود انسانیت** کے سامنے جواب دہ ہے۔

یہ جان لیا جائے: غزہ میں جو ہوا وہ پالیسی نہیں۔ دفاع نہیں۔ ردعمل نہیں۔ یہ **نسل کشی کی مسلسل مہم** ہے، جو جنیوا کنونشنز، اقوام متحدہ کے چارٹر اور ہر اس اصول کی خلاف ورزی ہے جسے ہم برقرار رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

سیز فائر انصاف نہیں۔ انصاف مقدمات ہیں۔ انصاف ریکارڈ ہیں۔ انصاف فیصلے ہیں۔ بدلہ آنا چاہیے — خون سے نہیں، قانون سے۔ نفرت سے نہیں، سچائی سے۔

اگر دنیا عمل کرنے سے انکار کرتی ہے تو ہم سب شریک جرم ہیں۔ اگر ہم اسے بغیر سزا کے جانے دیں تو غزہ آخری جگہ نہیں ہوگی جہاں مقدس کو پامال کیا جائے گا۔ **نظیر قائم ہو جائے گا** — کہ ایک ریاست ہسپتال بمباری کر سکتی ہے، بچوں کو بھوکا رکھ سکتی ہے، زخمیوں کو زندہ جلا سکتی ہے — اور کوئی نتیجہ نہ بھگتے۔

یہ ہرگز اجازت نہیں دی جا سکتی۔ نہ اب۔ نہ کبھی۔